سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

ویسٹرن انڈیا پلائی ووڈ لمیٹڈ

بنام

شری پی۔اشوکن

19 ستمبر 1997

[ایس۔بی۔محمداراور بی۔این۔کرپال، جسٹسز]

قانون مزدوری - ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس ایکٹ، 1948 - دفعات 53، 61، اور 2(8)- ملازمت کی چوٹ کے لیے معاوضہ، جہاں ای ایس آئی ایکٹ کے تحت معاوضہ پہلے ہی دیا گیا ہے- بیمہ شدہ شخص کے ذریعہ نقصانات کے لیے مقدمہ- زیر دفعہ 53 کے تحت بار- منعقد، قابل اطلاق نہ صرف کسی قانون کے تحت ریلیف دینے کے لیے بلکہ ضرر کے دعوے کے لیے بھی- لہذا، ضابطہ دیوانی کے آرڈر 33 رول 1 کے تحت درخواست جس میں ایسا مقدمہ دائر کرنے کی اجازت طلب کی گئی ہے اسے ذیلی عدالت نے بجا طور پر مسترد کر دیا ہے- ضابطہ دیوانی، 1908- آرڈر 33 رول 1- آئین ہند، 1950- آرٹیکل 136۔

دفعہ 53- موضوع - آجر کو ایک ہی حادثے کے سلسلے میں ایک سے زیادہ دعووں کا سامنا کرنے سے بچانا۔

مدعا علیہ اپیل کنندہ کمپنی کی فیکٹری میں ملازم تھا۔ رولر مل پر کام کرتے ہوئے جواب دہندہ کو حادثہ پیش آیا اور اس کا ایک ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ تاہم درخواست گزار کمپنی نے انہیں معاوضے میں کسی کمی کے بغیر ملازمت جاری رکھنے کی اجازت دے دی۔ ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس ایکٹ، 1948 مدعا علیہ پر لاگو ہوتا تھا اور اس طرح معذوری کا فائدہ اسے ادا کیا جاتا تھا۔ مدعا علیہ نے سروس کے دوران سی پی سی کے آرڈر 33

رول 1 کے تحت عدالت دیوانی میں ایک درخواست دائر کی جس میں اپیل کنندہ کے خلاف اس کے زخموں کے معاوضے کے لئے مقدمہ دائر کرنے کی اجازت مانگی گئی تھی۔ ٹرائل کورٹ نے ای ایس آئی ایکٹ کی دفعہ ایس 3 کے پیش نظر درخواست خارج کر دی۔

اس کے بعد مدعا علیہ نے عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی۔ عدالت عالیہ کی فل بنچ نے کہا کہ ای ایس آئی ایکٹ کی دفعہ ایس 3 اور 61 کی دفعات آجر کے خلاف معاوضے کے لئے زخمی ملازم کی کارروائی کو نہیں روکتی ہیں اور اپیل کی اجازت دے دی۔ لہٰذا یہ اپیل خصوصی چھٹی کے ذریعے کی گئی ہے۔

مدعا علیہ نے اس بنیاد پر اپیل کی مخالفت کی کہ ایکٹ کی دفعہ 53 کو اس طرح سے نہیں سمجھا جانا چاہیئے کہ کسی ملازم کو کارروائی کرنے سے روکا جاسکے اور متبادل میں انہوں نے دلیل دی کہ سپریم کورٹ کو آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے موجودہ معاملے میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

یہ واضح ہے کہ ای ایس آئی ایکٹ کی دفعہ 53 کسی ایسے ملازم کو جو ملازمت کی چوٹ کا شکار رہا ہو، مزدوروں کے معاوضے کے قانون یا کسی دوسرے قانون کے تحت معاوضہ یا ہرجانہ وصول کرنے یا وصول کرنے سے محروم کرتا ہے۔ "یا دوسری صورت میں" اظہار کا استعمال واضح طور پر اشارہ کرے گا کہ یہ دفعہ صرف کسی مجسمے کے نیچے دعوی کی گئی راحت کو ہٹانے تک محدود نہیں ہے بلکہ اس سیکشن کے الفاظ ایسے ہیں کہ ایک بیمہ شدہ شخص ٹورٹس میں دعویٰ کرنے کا حق دار نہیں ہوگا جس میں ای ایس آئی ایکٹ کے تحت قانون کی طاقت ہے۔ اگرچہ ای ایس آئی ایکٹ ایک فائدہ مند قانون ہے لیکن مقننہ نے کسی بیمہ شدہ شخص کو کسی دوسرے قانون کے تحت معاوضہ یا ہرجانہ وصول کرنے یا وصول کرنے سے روکنا مناسب سمجھا تھا، بشمول ٹارٹس، اگر اس کو چوٹ لگی ہو تو وہ ملازمت کی چوٹ ہے۔ [187-اے-سی]

اے۔ٹریہن بمقابلہ ایسوسی ایٹڈ الیکٹریکل ایجنسیز اور دیگر، [1996] 4 ایس سی سی: 255 [1996] ایس سی سی (ایل اینڈ ایس) 928۔کے۔ایس۔وسنتھا بنام کے ایس آر ٹی سی، (1982) 60 ایف جے آر 118 (کنٹ) اور انا پورنا بمقابلہ جی۔ایم۔کرناٹکا ایس آر ٹی سی، (1984) لیب آئی سی :1355 (1984) اے سی جے 238 (کنٹ) کی منظوری دی گئی۔

ہندوستان ایروناٹیک لمیٹڈ بنام پی۔وینو پیرومل، اے آئی آر (1972) Mys 255: (1972) اے سی جے 266، ممتاز۔

2۔ ای ایس آئی ایکٹ کو بیماری، زچگی اور ملازمت کی چوٹ کی صورت میں ملازمین کو کچھ فوائد فراہم کرنے اور اس کے سلسلے میں اہتمام کرنے کے لئے نافذ کیا گیا ہے۔آجر کے خلاف ملازمین کے دعوے جہاں آجر اور ملازم کا رشتہ موجود ہے وہ صرف ای ایس آئی ایکٹ کے ذریعہ چلائے جاتے ہیں۔ای ایس آئی ایکٹ کی دفعہ 53 کا مقصد آجر کو ایک ہی حادثے کے سلسلے میں ایک سے زیادہ دعووں کا سامنا کرنے سے بچانا ہے لہذا، قانون کی دفعہ 53 اور ٹرائل کورٹ کے تحت ہرجانے کے لئے مدعا علیہ کے دعوے کو ضابطہ دیوانی کے آرڈر 33 رول 1 کے تحت درخواست خارج کرنے میں صحیح تھا۔[187-ڈی-ای]

منگلما بمقابلہ ایکسپریس نیوز پیپر لمیٹڈ، اے آئی آر (1982) مدراس :223 (1982) 1 ایم ایل جے 149، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

3۔ قانون کی پوزیشن واضح اور حتمی ہے اور عدالت عظمیٰ کے لئے آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال نہ کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے تاکہ قانون کے ایک نقطہ پر عدالت عالیہ کے غلط فیصلے کو درست کیا جا سکے۔[187-ایف]

اے۔ٹریہن بمقابلہ ایسوسی ایٹڈ الیکٹریکل ایجنسیز اور دیگر [1996] 4 ایس سی سی: 255 [1996] ایس سی سی (ایل اینڈ ایس) 928، حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 1404 آف 1988۔

1983 کے سی۔ایم۔اے نمبر 184 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 22.12.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے اے۔ایس۔نمبیار، محترمہ شانتا واسودیون اور پی۔کے۔منوہر شامل ہیں۔

منوج سوروپ، محترمہ للیتا کوہلی، میسرز منوج سوروپ اینڈ کو، جواب دہندہ کے لئے ایڈوکیٹ۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا :

جسٹس کرپال، اس اپیل میں غور وخوض کے لئے پیدا ہونے والا واحد سوال یہ ہے کہ کیا مدعا علیہ، جو اپیل کنندہ کا ملازم ہے، ملازمت کے دوران اس کو لگنے والی چوٹ کی وجہ سے اپیل کنندہ سے ہرجانے کا دعویٰ کر سکتا ہے جبکہ وہ پہلے ہی ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس ایکٹ 1948 (اس کے بعد 'ای ایس آئی ایکٹ' کے طور پر جانا جاتا ہے) کی دفعات کے تحت فائدہ حاصل کر چکا ہے۔

مختصر طور پر بیان کردہ حقائق یہ ہیں کہ اپیل کنندہ ایک کمپنی ہے جو پلائی ووڈ فیکٹری کی مالک اور چلاتی ہے۔جواب دہندہ، جو کمپنی کے ساتھ کام کر رہا تھا، اس وقت حادثے کا شکار ہوا جب وہ ڈی اے پی کمپاونڈ کو اپنے ہاتھ سے دھکا دے کر رولر مل میں کھلا رہا تھا۔اس حادثے کے نتیجے میں ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا۔اس حادثے کے باوجود، اپیل گزار نے مدعا علیہ کو معاوضے میں کسی کمی کے بغیر اپنی سروس جاری رکھنے کی اجازت دی۔

ای ایس آئی ایکٹ درخواست گزار کمپنی کے ملازمین پر لاگو ہوتا تھا، بشمول مدعا علیہ۔مذکورہ حادثے کے بعد اس کے تحت ایک دعویٰ کیا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں مستقل/جزوی معذوری کی وجہ سے 260

روپے ماہانہ معذوری کا فائدہ مدعا علیہ کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ مذکورہ رقم کی ادائیگی کے ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس کارپوریشن کے اس فیصلے کو چیلنج نہیں کیا گیا تھا۔ یہ اپیل کنندہ کا معاملہ ہے کہ ای ایس آئی ایکٹ کے تحت اس فوائد کے علاوہ، مدعا علیہ کے علاج کے لئے طبی اخراجات بھی اس کے ذریعہ برداشت کیے گئے تھے اور درحقیقت مذکورہ مدعا علیہ کو اس علاقے میں دستیاب بہترین طبی علاج ملا تھا۔

ملازمت کے دوران مدعا علیہ نے ضابطہ دیوانی کے آرڈر 33 رول 1 کے تحت 1981 کے ماتحت جج، ٹیلیچیری کی عدالت میں او پی نمبر 108 دائر کیا، جس میں عدالت سے اجازت طلب کی گئی کہ وہ اپریل میں پیش آنے والے مذکورہ حادثے کی وجہ سے ہونے والے مذکورہ حادثے کی وجہ سے ہونے والے زخموں کے معاوضے کے طور پر اپیل کنندہ کے خلاف 1,50,000 روپے کا مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دے۔ 1980 میں اپیل کنندہ نے اس درخواست کی اس بنیاد پر مخالفت کی تھی کہ ای ایس آئی ایکٹ کی دفعہ 53 کی دفعات کے پیش نظر ضابطہ دیوانی کے آرڈر 33 رول 5 (ڈی) اور (ایف) کے تحت اسے خارج کیا جا سکتا ہے، جو ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس ایکٹ کے علاوہ کسی بھی قانون کے تحت کسی ملازم کے ذریعہ کسی بھی معاوضے یا نقصان کی وصولی یا وصولی پر پابندی عائد کرتا ہے۔ اپیل کنندہ کے اس دعوے کو برقرار رکھا گیا اور ماتحت عدالت نے مدعا علیہ کی مذکورہ درخواست مسترد کر دی۔

اس کے بعد مدعا علیہ نے کیرالہ عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی۔ عدالت عالیہ کے ایک ڈویژن بنچ نے اسی سوال پر پہلے کے بنچ کے فیصلے کے درست ہونے پر شک کیا اور نتیجتاً اس معاملے کو فل بنچ کو بھیج دیا گیا۔ تین فاضل ججوں پر مشتمل فل بنچ نے کہا کہ ای ایس آئی ایکٹ کی دفعہ 53 اور 61 کی دفعات آجر کے خلاف معاوضے کے لئے کسی زخمی ملازم کی کارروائی کو نہیں روکتی ہیں۔ عدالت نے اس کے مطابق اپیل کی اجازت دی اور حکم 33 رول 1 کے تحت مدعا علیہ کی درخواست پر ٹرائل کورٹ کو میرٹ اور قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کی ہدایت کی۔ لہٰذا یہ اپیل خصوصی چھٹی کے ذریعے کی گئی ہے۔

درخواست گزار کے سینئر وکیل جناب اے ایس نمبیار نے کہا کہ ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس ایکٹ ایک خود ساختہ ضابطہ ہے اور مدعا علیہ کی طرح بیمہ شدہ ملازمین ای ایس آئی ایکٹ کی دفعات کے تحت چوٹ لگنے کی صورت میں فائدہ کے حقدار ہیں اور ملازمت کی چوٹ کی صورت میں ایسے ملازمین کو کسی دوسرے ایکٹ یا

قانون کے تحت کوئی دعویٰ کرنے سے منع کیا جاتا ہے۔اس سلسلے میں ہماری توجہ ای ایس آئی ایکٹ کی متعلقہ دفعات کی طرف مبذول کرائی گئی۔دوسری طرف مدعاعلیہ کے وکیل جناب منوج سوروپ نے کہا کہ دفعہ 53 کو اس طرح سمجھا جانا چاہئے کہ متاثرہ ملازم کو لگنے والی چوٹ کی وجہ سے مناسب معاوضہ مل سکے۔یہ دلیل دی گئی تھی کہ ای ایس آئی ایکٹ کے تحت ادا کی گئی رقم کو مدعاعلیہ کو پہنچنے والے نقصان کی مناسب پیمائش کے طور پر نہیں سمجھا جاسکتا ہے اور اس لئے دفعہ 53 کو اس طرح سے نہیں سمجھا جانا چاہئے کہ کسی ملازم کو سخت کارروائی کرنے سے روکا جاسکے۔متبادل میں یہ پیش کیا گیا کہ اس عدالت کو آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے موجودہ معاملے میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔

ای ایس آئی ایکٹ کی صرف تین دفعات ہیں جو موجودہ معاملے سے متعلق ہیں۔دفعہ 2(8) میں 'ملازمت کی چوٹ' کی اصطلاح کی وضاحت کی گئی ہے اور یہ درج ذیل ہے:

'ایمپلائمنٹ انجری' کا مطلب ہے کسی ملازم کو حادثے کی وجہ سے یا اس کی ملازمت کے دوران پیدا ہونے والی پیشہ ورانہ بیماری کی وجہ سے ہونے والی مستقل چوٹ، ایک قابل انشورنس ملازمت ہونا چاہے حادثہ پیش آئے یا پیشہ ورانہ بیماری ہندوستان کی علاقائی حدود کے اندر یا باہر متاثر ہوئی ہو۔

اس معاملے میں ہم جن دو دیگر دفعات سے متعلق ہیں وہ دفعہ 53 اور 61 ہیں جو درج ذیل ہیں:

"53۔کسی دوسرے قانون کے تحت نقصانات پر معاوضے کی وصولی یا وصولی کے خلاف پابندی: -ایک بیمہ شدہ شخص یا اس کے زیر کفالت وصول کرنے یا وصول کرنے کا حقدار نہیں ہوگا، چاہے بیمہ شدہ شخص کے آجر سے ہو یا کسی دوسرے شخص سے، کوئی معاوضہ یا نقصانات کے تحت ورک مینز کمپنسیشن ایکٹ، 1923 (1923 کا 8) یا کوئی اور قانون فی الحال نافذ العمل ہے یا دوسری صورت میں، اس ایکٹ کے تحت بیمہ شدہ شخص کے ذریعہ ملازم کی حیثیت سے ملازمت کی چوٹ کے سلسلے میں۔

.61 دوسرے قانون کے تحت فوائد کا بار:- جب کوئی شخص اس ایکٹ کے ذریعے فراہم کردہ فوائد میں سے کسی کا حقدار ہے، تو وہ کسی دوسرے قانون کے تحت قابل قبول اسی طرح کا کوئی فائدہ حاصل کرنے کا حقدار نہیں ہوگا۔

مذکورہ بالا دفعات کو اس عدالت سمیت مختلف عدالتوں نے نافذ کیا ہے۔ مسٹر نمبیار نے سب سے پہلے کے ایس وسنتا اور دیگر بمقابلہ کرناٹک اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (1982) 60 ایف جے آر 118 معاملے میں کرناٹک عدالت عالیہ کے فیصلے پر بھروسہ کیا، جس میں ای ایس آئی ایکٹ کی دفعہ 53 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا تھا کہ جہاں آجر کے ذریعہ فراہم کردہ ٹرانسپورٹ پر کام کرنے کے لئے سفر کرنے والے مزدور گاڑی کو ہونے والے حادثے سے زخمی ہوئے تھے۔ یہ ملازمت کی چوٹ کے مترادف تھا اور دفعہ 53 کسی دوسرے قانون یا مزدوروں کے معاوضہ ایکٹ، 1923 کے تحت بیمہ شدہ شخص کے کسی بھی دعوے پر پابندی تھی۔ ان کا علاج صرف ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس کارپوریشن سے معاوضے یا ہرجانے کا دعویٰ کرنا تھا۔ اسی طرح منگلما اور دیگر کے معاملے میں مدراس عدالت عالیہ کا فیصلہ ہے، بمقابلہ ایکسپریس نیوز پیپرز لمیٹڈ اور این آر، اے آئی آر (1982) مدراس 223۔ مدراس عدالت عالیہ نے دفعہ 53 کی تشکیل کرتے ہوئے کہا کہ ایکٹ کی دفعہ 53 کا مقصد آجر کو ایک ہی حادثے کے سلسلے میں ایک سے زیادہ دعووں کا سامنا کرنے سے بچانا ہے۔ کرناٹک اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن، بنگلور اور دیگر کے جنرل منیجر، (1984) لیب آئی سی جرنل 1355 میں کرناٹک عدالت عالیہ کی ایک ڈویژن بنچ نے اپنے سابقہ فیصلوں کی پیروی کی اور اس بات کا اعادہ کیا کہ دفعہ 53 نے ان معاملوں میں کسی دوسرے قانون کے تحت معاوضے کی وصولی پر پابندی عائد کر دی ہے جہاں بیمہ شدہ شخص کو ملازمت کی چوٹ لگی ہو۔

حالانکہ، مسٹر سوروپ نے ہندوستان ایروناٹکس لمیٹڈ بمقابلہ پی وینو پیرومل اور این آر، اے آئی آر (1972) میسور 255 کے معاملے میں فیصلے پر بھروسہ کیا۔ میسور عدالت عالیہ نے کہا تھا کہ موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت مقدمہ دائر کرنے کا حق اصل قانون یعنی ٹارٹ کے قانون سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ قانون قانون سازی نہیں تھا اور اس کے نتیجے میں ای ایس آئی ایکٹ کی دفعہ 61 کی دفعات کسی ملازم کو موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ 110 کے تحت دعویٰ کرنے سے نہیں روک سکتی تھیں۔ حالانکہ مذکورہ فیصلے کے مشاہدات مسٹر سوروپ کے دلائل کی تائید کرتے ہیں لیکن عدالت عالیہ نے اس معاملے میں دفعہ 53 کے اطلاق اور اثر پر غور نہیں کیا،

جس سے ہم یہاں فکر مند ہیں۔

ملازمت کی چوٹ کا شکار ہونے پر کسی ملازم کے اپنے آجر کے خلاف دعوے کے بارے میں پوزیشن اب اس عدالت کے فیصلے کے ساتھ طے ہوتی ہے جس میں اے ٹریہن بمقابلہ ایسوسی ایٹڈ الیکٹریکل ایجنسیز اینڈ این آر، [1996] 4 ایس سی سی 255 شامل ہیں۔

اس معاملے میں ٹریہن، جو مدعا علیہ کا ملازم تھا، کو اس وقت چہرے پر چوٹیں آئیں جب وہ اپنی ملازمت کے دوران ٹیلی ویژن کی مرمت کر رہا تھا جس کے نتیجے میں اس کی بائیں آنکھ کی بینائی ختم ہوگئی۔ ای ایس آئی ایکٹ کے تحت ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس کارپوریشن سے فائدہ حاصل کرنے کے بعد انہوں نے مدعا علیہ کو نوٹس جاری کرتے ہوئے 7 روپے کا مطالبہ کیا۔ معاوضے کے طور پر لاکھوں روپے۔ اس کے بعد انہوں نے مزدوروں کے معاوضہ قانون کے تحت ایک درخواست دائر کی جس میں ۱۰۶۷۸۵ روپے کے معاوضے کا مطالبہ کیا گیا۔ آجر نے اس کی برقراری پر اعتراض کیا اور ای ایس آئی ایکٹ کی دفعہ ۵۳ پر بھروسہ کیا۔ کمشنر نے آجر کے اعتراض کو مسترد کرتے ہوئے موجودہ معاملے میں کیرالہ عدالت عالیہ کی فل بنچ کے فیصلے کی پیروی کی اور مشاہدہ کیا کہ ای ایس آئی ایک فلاحی قانون ہونے کی وجہ سے پارلیمنٹ مزدوروں کے معاوضے کے قانون کے تحت زیادہ فائدہ مند فائدہ حاصل کرنے کا دعوی کرنے والے مزدوروں کے خلاف پابندی لگانے کا ارادہ نہیں کر سکتی تھی۔ عدالت عالیہ کے سنگل جج نے آجر کی جانب سے دائر رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا لیکن ڈویژن بنچ نے اپیل میں کہا کہ سیکشن 53 کے تحت بنائے گئے پابندی کے پیش نظر ٹریہن کی جانب سے دائر معاوضے کی درخواست قابل سماعت نہیں ہے۔ اس عدالت نے ای ایس آئی ایکٹ کی دفعہ 53 کی دفعات کا تجزیہ کیا اور صفحہ 260 پر اس طرح مشاہدہ کیا:

"اس پس منظر اور سیاق و سباق میں ہمیں ای ایس آئی ایکٹ کی دفعہ 53 کے ذریعہ بنائے گئے بار کے اثرات پر غور کرنا ہوگا۔ بار ورکمین معاوضہ ایکٹ یا کسی دوسرے قانون کے تحت فی الحال نافذ کسی بھی وقت یا ملازمت کی چوٹ کے سلسلے میں کسی بھی دوسرے قانون کے تحت کوئی معاوضہ یا معاوضہ وصول کرنے یا وصول کرنے کے خلاف ہے۔ یہ پابندی مطلق ہے جیسا کہ الفاظ کے استعمال سے دیکھا جا سکتا ہے" چاہے وہ بیمہ شدہ شخص کے آجر سے یا کسی دوسرے

شخص سے" "کوئی معاوضہ یا نقصان" اور" مزدوروں کے معاوضہ ایکٹ، 1923 (8 آف 1923) یا کسی اور قانون کے تحت، یا اس وقت نافذ العمل یا کسی اور قانون کے تحت" وصول یا وصول کرنے کا حق دار نہیں ہوگا" مقننہ کے ذریعہ استعمال کردہ" الفاظ واضح اور غیر واضح ہیں۔ جب اس طرح کی پابندی واضح اور واضح الفاظ میں بنائی جاتی ہے تو قانون سازی کی پچھلی تاریخ کا حوالہ دے کر کسی اور ارادے کا اندازہ لگانا نہ تو جائز ہوگا اور نہ ہی مناسب ہوگا۔ یہ بار کو نظر انداز کرنے اور شق کے مقصد کو شکست دینے کے مترادف ہوگا۔ سیکشن کی واضح زبان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اس کی تشریح کرنے یا اس کی تشریح کرنے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا کیونکہ ای ایس آئی ایکٹ کے تحت بیمہ شدہ شخص اور ملازم مزدوروں کے معاوضے کے قانون کے تحت معاوضے کا دعویٰ کرنے کا حق نہیں چھینا جاتا ہے۔ ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ کا یہ کہنا درست تھا کہ دفعہ 53 کے ذریعہ بنائے گئے پابندی کے پیش نظر مزدوروں کے معاوضے کے قانون کے تحت اپیل کنندہ کی طرف سے دائر معاوضے کی درخواست قابل سماعت نہیں ہے۔

کیرالہ عدالت عالیہ کی فل بنچ کے موجودہ معاملے میں اپیل کے تحت فیصلے پر غور کیا گیا اور یہ مشاہدہ کیا گیا کہ" ہم کیرالہ عدالت عالیہ کے کچھ مفروضوں اور مشاہدات سے اتفاق نہیں کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، کیرالہ عدالت عالیہ نے اس سیکشن میں استعمال کیے گئے واضح اور واضح الفاظ کے اثر کا حوالہ دیے بغیر اور اس پر غور کیے بغیر یہ نقطہ نظر اختیار کیا ہے۔

ٹریہن کے معاملے میں مذکورہ بالا مشاہدات کے پیش نظر، جس سے ہم احترام کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں، یہ واضح ہے کہ مدعا علیہ ہرجانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا تھا۔ دفعہ 53 کسی ایسے ملازم کو اس بات کا حق دیتی ہے کہ جس ملازم کو ملازمت کی چوٹ لگی ہو وہ مزدوروں کے معاوضے کے قانون یا کسی دوسرے قانون کے تحت معاوضہ وصول کرنے یا وصول کرنے سے محروم ہے۔ لفظ" یا کسی اور صورت میں" کا استعمال واضح طور پر اشارہ کرے گا کہ یہ دفعہ صرف کسی قانون کے تحت دعوی کی گئی راحت کو ختم کرنے تک محدود نہیں ہے بلکہ اس سیکشن کے الفاظ ایسے ہیں کہ بیمہ شدہ شخص ٹورٹس میں دعویٰ کرنے کا حق دار نہیں ہوگا جس کے پاس ای ایس آئی ایکٹ کے تحت قانون کی طاقت ہے۔ اگرچہ ای ایس آئی ایکٹ ایک فائدہ مند قانون ہے لیکن مقننہ نے یہ مناسب سمجھا تھا کہ بیمہ شدہ شخص کو ٹورٹس سمیت کسی دوسرے قانون کے تحت معاوضہ وصول

کرنے یا وصول کرنے یا وصول کرنے سے روکا جائے۔

ای ایس آئی ایکٹ کو بیماری، زچگی اور ملازمت کی چوٹ کی صورت میں ملازمین کو کچھ فوائد فراہم کرنے اور اس کے سلسلے میں اہتمام کرنے کے لئے نافذ کیا گیا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت حصہ نہ صرف ملازم کے ذریعہ بلکہ آجر کے ذریعہ بھی دیا جاتا ہے۔ آجر کے خلاف ملازمین کے دعوے جہاں آجر اور ملازم کا رشتہ موجود ہے، صرف ای ایس آئی ایکٹ کے ذریعہ چلائے جانے والے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مدراس عدالت عالیہ نے منگلما کے معاملے (سپرا) میں کہا تھا کہ ای ایس آئی ایکٹ کی دفعہ 53 کا مقصد آجر کو ایک ہی حادثے کے سلسلے میں ایک سے زیادہ دعووں کا سامنا کرنے سے بچانا ہے۔ ہماری رائے میں یہ مذکورہ شق کا صحیح مطالعہ ہے۔ ای ایس آئی ایکٹ کی دفعہ 53 کے تحت ہرجانے کے لئے مدعا علیہ کا دعویٰ ہونے کی وجہ سے ٹرائل کورٹ نے ضابطہ دیوانیکے آرڈر 33 رول 1 کے تحت درخواست خارج کرنے کا صحیح فیصلہ کیا۔

ڑیہن کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے سے قانون میں جو پوزیشن واضح اور ختم ہوئی ہے وہ ہمیں آرٹیکل 136 کے تحت عدالت کے دائرہ اختیار کا استعمال نہ کرنے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا، جیسا کہ مدعا علیہ کے وکیل نے دلیل دی تھی۔ عدالت عالیہ کے قانون کے ایک نکتے پر غلط فیصلے کو درست کرنا ہوگا۔

سماعت کے دوران یہ دلیل دی گئی کہ دفعہ 53 کو اس طرح نہیں سمجھا جانا چاہئے کہ بیمہ شدہ شخص ملازمت کی چوٹ لگنے کی صورت میں کسی تیسرے فریق کے خلاف دعویٰ نہیں کرسکتا ہے۔ عرضی میں کہا گیا تھا کہ اگرچہ آجر کے پاس صرف ایک ہی علاج دستیاب ہوسکتا ہے، یعنی ای ایس آئی ایکٹ کے تحت، لیکن جہاں تک تیسرے افراد کا تعلق ہے، دفعہ 53 کو نقصانات کے دعوے میں کارروائی کے دفاع کے طور پر نہیں لیا جاسکتا کیونکہ ای ایس آئی ایکٹ آجر کو ملازمت کے نتیجے میں کچھ حقوق فراہم کرتا ہے اور جہاں تک تیسرے فریق کا تعلق ہے تو اس کا کوئی اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ عرض کیا گیا تھا کہ دفعہ 53 میں 'ملازمت کی چوٹ' کے الفاظ کا استعمال ایک دعوے سے متعلق ہے جو بیمہ شدہ شخص کی اپنے آجر کے ساتھ ملازمت سے متعلق ہے۔

ہماری رائے میں اگرچہ مذکورہ درخواست میں کافی طاقت ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ موجودہ کیس کا فیصلہ آخر کار اس معاملے کا فیصلہ کرے کیونکہ اس کیس میں جو دعویٰ کرنے کی کوشش کی گئی تھی وہ تیسرے فریق کے خلاف نہیں بلکہ خود آجر کے خلاف تھا۔ شاید اس سوال پر مناسب معاملے میں غور کرنے کی ضرورت ہوسکتی ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر یہ اپیل منظور کی جاتی ہے۔ عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ضابطہ دیوانی کے آرڈر 33 رول 1 کے تحت مدعا علیہ کی درخواست کو خارج کرنے والے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو بحال کیا جاتا ہے۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

بی کے ایس

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this
document